سوال

(420) سود کی رقم مجبور شخص کو دینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی نے دولاکھ روپے بنک میں رکھے، اسے ایک سال دس ہزار سود ملا، اگر سود نہیں لیتا تو بنک عملہ اسے بانٹ لے گا، لہٰذا وہ آدمی اپنی سود کی رقم کسی ایسے شخص کو دے دیتا ہے جس کے لئے مردار اور خنزیر کھانا بھی حلال ہے، کیا ایسا کیا جاسکتا ہے۔ واضح رہے کہ وہ آدمی سود کی رقم لینے کو بہت بڑا گناہ سمجھتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہمارے نزدیک سود ایک ایسی غلاظت ہے جس سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ممکن طور بچنے کی تلقین فرمائی ہے۔ اسلام ہر پہلو سے اس نظام کا استیصال چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی سنگینی کو بایں الفاظ بیان کیا ہے ''اگر تم اس سے باز نہیں آؤ گے تو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تمہارے خلاف اعلان جنگ ہے۔'' [۲/البقرہ: ۲۷۸]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس گندے نظام سے نفرت دلائی ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا: ''سود دینے والا سود لینے والا، اس پر گواہی دینے والا، اسے لکھنے والا سب ملعون ہیں اور یہ سب گناہ میں برابر ہیں۔'' [صحیح مسلم، البیوع: ۱۵۹۸]

نیز آپ نے فرمایا کہ ''اگر اس جرم عظیم کے ستر حصے کئے جائیں تو اس کا ہلکا حصہ بھی اپنی ماں سے زنا کے برابر ہے۔'' [ابن ماجہ، الطہارة: ۲۲۷۴]

بلکہ آپ نے سود کھانے کو چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے بھی زیادہ سنگین قرار دیا ہے۔ [مسند امام احمد]

لیکن ہم لوگ اس کے متعلق نرم گوشہ رکھے ہوئے ہیں کہ اسے بنک سے وصول کرلینا چاہیے۔

پھر اس کی تین قسم بیان کی جاتی ہیں:

1۔ ثواب کی نیت کئے بغیر کسی محتاج یا رفاہ عامہ میں خرچ کردیا جائے۔

2۔ بنک سے قرضہ لینے کی ضرورت پڑے تو اس کی جگہ سود کی رقم کو صرف کردیا جائے۔

3۔ ناجائز ٹیکسوں پر اسے صرف کردیا جائے۔

مگرجب اس سلسلہ میں شریعت کے احکام دیکھتے ہیں تو مصلحتوں کا یہ تعبیر کردہ بلند وبالا محل دھڑام سے نیچے آگرتا ہے، کیونکہ انسان فطرتاً حریص واقع ہوا ہے، لہٰذا اسے مال کسی راہ سے بھی نظر آئے تو اسے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا، جب اسے سود وصول کرنے کی اجازت مل جائے گی تو اس گندگی سے خود پاک وصاف نہیں رہ سکے گا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کے نظریہ میں لچک پیدا ہونا شروع ہوجائے گی، پھر خود اسے استعمال کرنے کی راہیں تلاش کرے گا شریعت اسے مال تسلیم نہیں کرتی کہ اسے وصول کرکے دوسری جگہ پر صرف کیا جائے۔ قرآن کریم کی واضح ہدایت ہے کہ ''تم سود سے توبہ کرلو تو تم صرف اپنے اصل سرمایہ کے حقدار ہو۔'' [۲/البقرہ:۲۷۹]

جب سود کی رقم ہماری نہیں ہے تو ہمیں اس کی فکر نہیں کرنی چاہیے کہ اس کا مصرف کیا ہونا چاہیے، بنک کا عملہ ملی بھگت کرکے اسے ہڑپ نہیں کرسکے گا۔ یہ ایک مفروضہ ہے یہ رقم کسی عرصہ تک اس کے اکاؤنٹ میں پڑی رہے گی، پھر رفتہ رفتہ سروس چارج جیسے چوردروازہ سے نکلنا شروع ہوجائے گی۔ صورت مسئولہ میں اس قسم کی غلاظت وصول کرنے کی اجازت نہیں دے سکتے، کیونکہ:

اولاً: تو کوئی آدمی ان دنوں ایسے حالات سے دوچار نہیں ہوسکتا کہ اسے مردار اور خنزیر کھانے تک نوبت آجائے۔

ثانیاً: جو آدمی دو لاکھ کا مالک ہے، اسے چاہیے کہ اپنے دوسرے بھائی کو گندگی کھلانے کے بجائے وہ اپنی حلال پاکیزہ کمائی سے اس سے تعاون کرے یا کم ازکم دو لاکھ سے پانچ ہزار زکوٰۃ ہی اسے دیدے۔

ثالثاً: ہماری جماعت ابھی تک ایسی خودغرضی کی شکار نہیں ہوئی کہ اس میں ایسے اہل خیر کا فقدان ہو جو آڑے وقت کسی کے کام نہ آسکتے ہوں، اس طرح کا مجبور انسان راقم الحروف سے رابطہ کرے اللہ کی توفیق سے ہم اسے اس قسم کی گندگی کے پاس نہیں جانے دیں گے ان شاء اللہ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:425